دوسرا اجلاس

سرکاری رپورٹ

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۹۳ء

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۱
۲۔	اسمبلی کے موجودہ اجلاس کیلئے چیئرمینوں کے پینل کا اعلان	۲
۳۔	آئین کے آرٹیکل ۱۳۰ کی شق (۲ الف) کے تحت صوبائی اسمبلی میں اراکین کا وزیر اعلیٰ کے بطور انتخاب۔	۳
۴۔	نئے منتخب شدہ وزیر اعلیٰ (قائد ایوان) کو اراکین اسمبلی کا خراج تحسین اور قائد ایوان کا خطاب	۷
۵۔	گورنر کا حکم۔ (پروگیشن آرڈر)	۲۲

۱۔ مسٹر عبدالوحید بلوچ	جناب اسپیکر
۲۔ مسٹر بشیر مسیح	جناب ڈپٹی اسپیکر

افسران اسمبلی

۱۔ مسٹر محمد افضل	سیکرٹری اسمبلی
۲۔ مسٹر نیاز محمد	ڈپٹی سیکرٹری I
۳۔ مسٹر عبدالفتاح کھوسہ	ڈپٹی سیکرٹری II

بلوچستان صوبائی اسمبلی سیکریٹریٹ

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا دوسرا اجلاس مورخہ ۳۰ اکتوبر ۹۳ء مطابق ۱۳ جمادی الاول ۱۴۱۴ ہجری (بروز چہارشنبہ) بوقت پانچ بجکر بتیس منٹ سہ پہر اسپیکر جناب وحید بلوچ کی زیر صدارت بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر

السلام علیکم - کارروائی کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوگا۔

تلاوت و ترجمہ از مولانا عبدالمتین اخوندزادہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
اللہ کے نام سے جو الرحمٰن اور الرحیم ہے۔

الحمد للہ رب العٰلمین ۝ الرحمٰن الرحیم ۝ مالک یوم الدین ۝ ایاک نعبد وایاک نستعین ۝ اھدنا الصراط المستقیم ۝ صراط الذین انعمت علیھم ۝ غیر المغضوب علیھم ولا الضالین ۝

ترجمہ۔ ہر طرح کی ستائش اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام کائنات خلقت کا پروردگار ہے۔ جو رحمت والا ہے۔ جو رحمت والا ہے، اور جس کی رحمت تمام مخلوقات کو اپنی بخششوں سے مالا مال کر رہی ہے۔ جو اس دن کا مالک ہے جس دن کاموں کا بدلہ لوگوں کے حصے میں آئیگا۔ (خدایا) ہم صرف تیری بندگی کرتے ہیں اور صرف تو ہی ہے جس سے (اپنی ساری احتیاجوں میں) مدد مانگتے ہیں (خدایا!) ہم پر (سعادت کی) سیدھی راہ کھول دے۔ وہ راہ جو ان لوگوں کی راہ ہوئی۔ جن پر تو نے انعام کیا۔ ان کی نہیں جو پھٹکارے گئے، اور نہ ان کی جو راہ سے بھٹک گئے۔

اسمبلی کے موجودہ اجلاس کیلئے چیئرمینوں کے پینل کا اعلان

جناب اسپیکر۔ چیئرمینوں کے پینل کا اعلان سیکرٹری اسمبلی کریں۔

(مسٹر محمد افضل) سیکرٹری اسمبلی۔ بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۱۳ کے تحت جناب اسپیکر نے حسب ذیل اراکین کو علی الترتیب اس اسمبلی کے اجلاس کے لئے صدر نشین مقرر کیا ہے۔

۱۔ جناب محمد صادق عمرانی۔

۲۔ جناب محمد سرور خان کاکڑ۔

۳۔ جناب سعید احمد ہاشمی۔

۴۔ ڈاکٹر کلیم اللہ خان۔

جناب اسپیکر۔ اب آئین کے آرٹیکل ۱۳۰ کی شق (۲) الف کے تحت صوبائی اسمبلی کے ایک رکن کا وزیر اعلیٰ کے لئے جسے صوبائی اسمبلی کے ارکان کی اکثریت کا اعتماد حاصل ہوگا تعین ہوگا۔

جناب اسپیکر۔ پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

جناب اسپیکر۔ اب تمام دروازے بند کر دیئے جائیں۔

جناب اسپیکر - جن معزز اراکین اسمبلی نے اپنے نام بحیثیت وزیراعلیٰ بلوچستان امیدوار کے طور پر پیش کئے ہیں ان کی ترتیب اس طرح ہے۔ کہ

۱۔ جناب نوابزادہ سلیم اکبر بگٹی - جن کے تجویز کنندہ میر چاکر خان ڈومکی اور تائید کنندہ سردار محمد حسین صاحب ہیں اب انہوں نے انتخابات سے دستبرداری کا اعلان کیا ہے۔

۲۔ نوابزادہ ذوالفقار علی مگسی کی طرف سے دو پرچہ نامزدگی داخل کئے گئے ایک میں ان کے تجویز کنندہ ڈاکٹر کلیم اللہ خان۔ جبکہ دوسرے پرچہ نامزدگی کے مطابق میر عبدالمجید بزنجو صاحب ہیں۔ جبکہ دوسرے پرچہ نامزدگی کے مطابق تجویز کنندہ میر محمد اکرم ہیں۔

۳۔ اس پرچہ نامزدگی میں جام محمد یوسف کی طرف سے ان کے تجویز کنندہ میر عبدالغنی جمالی اور تائید کنندہ ملک گل زمان خان کاسی ہیں انہوں نے بھی دستبرداری کا اعلان کیا ہے۔

۴۔ چوتھے پرچہ نامزدگی کے مطابق سردار محمد اختر مینگل صاحب ہیں جن کے تجویز کنندہ میر محمد صادق عمرانی اور ان کے تائید کنندہ جناب ارجن داس بگٹی صاحب ہیں۔

۵۔ پانچویں پرچہ نامزدگی کے مطابق سردار صالح محمد بھوتانی صاحب ہیں جن کے تجویز کنندہ میر ظہور حسین کھوسہ صاحب ہیں جبکہ تائید کنندہ سردار ستارام سنگھ صاحب ہیں۔ انہوں نے بھی اپنی دستبرداری کا اعلان کیا ہے۔

۶۔ چھٹے امیدوار میر جنگیز خان مری ہیں جن کے تجویز کنندہ اور تائید کنندہ سید شیر جان تھے انہوں نے وزیراعلیٰ کے عہدے سے اپنی دستبرداری کا اعلان کیا ہے اس طرح اب اس معزز ایوان میں وزیراعلیٰ کے انتخاب کے لئے دو معزز اراکین جناب محمد اختر مینگل صاحب اور نوابزادہ ذوالفقار علی مگسی صاحب ہیں۔ اب حسب پروگرام تعین کے لئے مجوزہ طریق کار کے مطابق عمل کیا جائیگا۔ طریق کار کے مطابق اب میں معزز اراکین سے درخواست کرتا ہوں کہ جو ارکان جناب سردار محمد اختر صاحب کے حق میں ووٹ دینا چاہتے ہیں وہ برائے مہربانی باری باری ٹیلر یا شمار کنندہ

جو میرے سامنے دروازے پر موجود ہیں جا کر اپنا اپنا ووٹ درج کرائیں۔ اسی دوران میں کیمرہ مین حضرات سے درخواست کرتا ہوں وہ بالکل ایک سائیڈ پر ایک طرف ہو جائیں ساتھ ہی تمام مہمانانِ گرامی جو گیلری میں ہیں سے میری درخواست ہے کہ وہ اسمبلی کے تقدس کا خیال رکھتے ہوئے اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھے رہیں۔ میری معزز اراکین اسمبلی سے گذارش ہے کہ وہ ایک قطار بنائیں اور دستخط کرکے باہر نکلتے جائیں۔ گیلری میں موجود مہمانوں سے گذارش ہے کہ وہ اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھے رہیں ہمیں مجبور نہ کیا جائے کہ ہم ضابطے کے مطابق کارروائی کریں (سردار محمد اختر مینگل صاحب کے حق میں معزز اراکین نے اپنے ووٹ درج کرائے)

جناب اسپیکر - کوئی اور رکن جو جناب اختر مینگل کے حق میں اپنا ووٹ کاسٹ کرنا چاہیں۔

جناب اسپیکر - ووٹنگ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔ بعدازاں

(معزز اراکین نے نواب ذوالفقار علی مگسی صاحب کے حق میں اپنے ووٹ درج کرائے)

جناب اسپیکر - ووٹنگ مکمل ہونے کے بعد میں نتیجہ کا اعلان کرتا ہوں

جناب اختر مینگل صاحب کے حق میں سولہ ۱۶ ووٹ اور نواب ذوالفقار علی مگسی صاحب کے حق میں ۲۶ چھبیس ووٹ آئے ہیں۔

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب اسپیکر - (عبدالوحید بلوچ) ووٹنگ کے مکمل ہونے کے بعد اب میں نتیجہ کا اعلان کرتا ہوں جناب محمد اختر مینگل کے حق میں ۱۶ سولہ ووٹ آئے ہیں اور نواب ذوالفقار علی مگسی کے حق میں ۲۶ ووٹ آئے ہیں۔ اسمبلی کے قواعد و ضوابط کے قاعدہ ۱۵۔ شق (الف) کے تحت بلوچستان صوبائی اسمبلی کی اکثریت نے وزیر اعلیٰ کے عہدے کے تعین کے لئے جناب ذوالفقار علی مگسی کے اعتماد حاصل کرنے پر ذوالفقار علی مگسی کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اس امید اور توقع کے ساتھ کہ بلوچستان کی پسماندگی اس کے عوام کی مفلوک حالی اور اس وسیع و عریض خطے کی ترقی اور خوشحالی میں برابر لانے کے لئے

وہ بحیثیت وزیر اعلیٰ بلوچستان اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں گے اور جن اراکین اسمبلی نے جنہیں عوام نے انہیں منتخب کرکے بھیجا ہے ان کا اعتماد حاصل کرکے وہ عوام کے مسائل مشکلات کو حتی الوسع حل کرنے کی کوشش کریں گے۔ اور آئینی قانونی جمہوری دائرہ کار میں رہتے ہوئے بلوچستان کے عوام کی امنگوں کی ترجمانی کریں گے اب جو معزز اراکین کچھ بولنا چاہیں خیر مقدمی کلمات معزز اراکین کہیں گے پھر محمد اختر مینگل جو گروپ لیڈر ہیں وہ کہیں گے پھر قائد ایوان خطاب کریں گے اب جو ممبر کہنا چاہتے ہیں کہہ سکتے ہیں۔

محمد صادق عمرانی۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب والا!
جس طریقے سے یہ اسمبلی قائم ہوئی ہے اس کی بھی طویل داستان ہے اس سے پہلے بھی جو اسمبلی موجود تھی جو ۱۹۹۰ء کے انتخابات میں وجود میں آئی تھی ....

جناب اسپیکر۔ اب نماز مغرب کے لئے ۱۵ منٹ وقفہ ہوگا۔
(اسمبلی کا اجلاس ۱۵-۶ بجے شام کو مغرب کی نماز کے لئے ملتوی ہوگیا)

اجلاس ۳۵-۶ پر دوبارہ زیر صدارت جناب اسپیکر عبدالوحید بلوچ شروع ہوا۔

جناب اسپیکر۔ اجلاس کی کارروائی دوبارہ شروع کی جاتی ہے۔ میں معزز اراکین سے گزارش کروں گا کہ ہر پارٹی کا جو رہبر ہے وہ نمائندگی کرکے تقریر کریں تاکہ اجلاس مختصر ہو۔ جی صادق عمرانی صاحب فرمائیں۔

مسٹر صادق عمرانی۔ پہلے میرا تقریر چل رہا تھا تو میں یہ کہہ رہا تھا کہ جس طرح ماضی میں اسمبلی تھی جس طریقے سے وجود میں آئی تھی ہمارا اور ہمارے پارٹی کی لیڈر شپ کا شروع دن سے

بھی یہ موقف رہا تھا کہ ۱۹۹۰ء کے انتخابات اور ۱۹۹۰ء کی اسمبلیاں جس طریقے سے وجود میں آئی تھی اور اس اسمبلی کی وجہ سے وہی صورتحال جو ملک کے اندر رہی جس کی وجہ سے سیاسی اور معاشی بحران رہا اور اس اسمبلی کی وجہ سے اس ملک کو اور اس قوم کو نقصان ہوا جس کی جتنی بھی ۔۔۔۔

شیخ جعفر خان مندوخیل۔ جناب یہ تو مبارکباد دے رہے ہیں یا پھر پچھلی اسمبلی پر تقریر کر رہے ہیں تو پھر سب کو اسی طرح اجازت ہونی چاہیئے ہم لوگ بھی پھر پوائنٹ نوٹ کرتے رہیں گے اسکا آپ تعین کریں ۔

جناب اسپیکر۔ درست ہے آپ بیٹھ جائیں وہ بات کریں اپنی۔ جی صادق صاحب آپ مختصر کریں آپ پہلے مبارکباد تو دیں ۔

مسٹر محمد صادق عمرانی۔ میں اسی بات پہ آتا ہوں جی۔ جو کچھ ہوا دو یا تین سالوں کے دوران آج اس ہماری پارٹی کے موقف جو شروع دن سے ہماری پارٹی کی رہی اس کے نتیجے میں آج ملک کے اندر انتخابات ہوئے اور آج اسمبلی کے اراکین یہاں موجود ہیں سب سے پہلے میں اس ملک کے مسلح افواج کو سب سے پہلے زیادہ خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے اس ملک کے اندر آزادانہ اور غیر جانبدارانہ انتخابات کرائے اس کے علاوہ یہاں پر اکثریت رائے سے جس طرح نواب ذوالفقار علی مگسی کو قائد ایوان مقرر کیا گیا اور اکثریت نے اس پر اعتماد کا اظہار کیا میں اپنی پارٹی کی طرف سے دل کی گہرائیوں سے ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اس امید کے ساتھ کہ جس طریقے سے ماضی میں بلوچستان کے اندر جو کچھ ہوا نہ صوبے میں ترقی ہوئی نہ صوبے کے اندر کوئی ترقیاتی کام کیئے گئے یہاں لوٹ مار۔۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر۔ مستقبل کے باغ دکھائیں ماضی کو آپ چھوڑیں مستقبل کے باغ دکھائیں ۔

مسٹر محمد صادق عمرانی۔ ہاں اسی پہ آتے ہیں لوٹ مار دکھا گیا تو ہم ان سے توقع کریں گے کہ وہ یہاں پر منصفانہ طریقے سے اور اس صوبے کی ترقی، خوشحالی اور سب سے زیادہ امن و امان کو قائم رکھنے کے لئے وہ توجہ دیں گے میں انہیں مبارکباد دیتا ہوں ابھی جعفر خان مندوخیل صاحب کہہ رہے تھے کہ ہم بھی کریں گے کھلا ہے میدان ابھی ایسی بات نہیں ہے ہم بھی جواب دیں گے۔

جناب اسپیکر۔ مہربانی جناب۔

مسٹر محمد صادق عمرانی۔ اور ہم انہیں خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ جی جناب حمید اچکزئی صاحب۔

عبدالحمید خان اچکزئی۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب اسپیکر صاحب اور معزز اراکین اسمبلی میں اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی کی طرف سے ذوالفقار علی مگسی صاحب کو قائد ایوان منتخب ہونے پر تہہ دل سے مبارکباد پیش کرتا ہوں یہ جانتے ہوئے کہ ان پر بڑی بھاری ذمہ داریاں عائد کی گئی ہیں اس ایوان کی طرف سے اور پھر اس ایوان کی نمائندگی جو ہمارے مفلوک الحال بلوچستان کے غریب اور پسماندہ لوگوں کی جو حالت ہے اور جو ہماری امیدیں ان سے وابستہ ہیں ان کو دیکھتے ہوئے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ان پر اور بھی زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے بلوچستان حقیقت میں پسماندہ رہا ہے کئی سالوں سے رہا ہے اس کے کئی وجوہات ہیں اسی تفصیل میں تو ہم جا نہیں سکتے قبائلی معاشرہ ہے یہاں پر غریب لوگ ہیں ان کو صحیح معنوں میں ہم نے وہ گڈز ڈیلیور (good deliver) نہیں کئے ہیں جو ہمیں کرنے چاہئیں اس کا الزام ہم کسی کو تو نہیں دے سکتے ہیں اپنے

آپ کو دے سکتے ہیں ہم پچھلی اسمبلیوں میں بھی رہے ہیں اور ابھی پھر ہم اس اسمبلی میں منتخب ہو کر آئے ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں کہ لوگوں کی بہت سی توقعات ہم سے وابستہ ہیں ڈویلپمنٹ سینس (sense) میں سیاست کے سینس میں اس لئے میں کہہ رہا ہوں کہ یہاں پر کچھ غلط فہمیاں قبائل کے درمیان قومیتوں کے درمیان بعض لوگوں نے یہ کوشش کی ہے کہ یہ غلط فہمیاں پیدا ہوں اور بلوچستان کے پُرامن ماحول کو بگاڑ دیا جائے میں امید کرتا ہوں کہ نواب صاحب ان سب باتوں کا اسٹاک آف سچوئیشن (stock of situation) لیں گے اور اپنی ساتھیوں کو جو ان کے ساتھ حکومت میں آئیں گے ۔ اپوزیشن کو ساتھ لے کر کے وہ ایک ایسا ماحول بلوچستان میں پیدا کریں گے جو ہم سب کے لئے ایک پُرامن ماحول ہو اور جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ ڈویلپمنٹ کے لئے ترقی کے لئے امن کی انتہائی ضرورت ہوتی ہے سب سے پہلے تو ہمارے بلوچستان میں جو مین (main) مسئلہ ہے وہ امن و امان کا مسئلہ ہے قبائل کے درمیان قومیتوں کے درمیان دوسروں کے درمیان اور اگر کسی کوارٹر سے کہیں بھی کوئی غلط فہمی پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے تو سب سے پہلے میں نواب صاحب سے یہ توقع رکھوں گا کہ وہ غلط فہمیاں دور کی جائیں اور اپنے معاشرے کو ہم صحیح راہ پر چلائیں تاکہ ہم ترقی اور ڈویلپمنٹ کی اسکیمیں بنائیں اور عوام کے لئے کچھ کر سکیں میں نواب صاحب سے یہ امید رکھتا ہوں کہ وہ ان باتوں کا خیال رکھیں گے اس کے علاوہ ایڈمنسٹریشن بیوروکریسی یا اسمبلی سب مل کر کے ہم سب مل کر کے ایک ایسی فضا پیدا کریں تاکہ بلوچستان کے لوگوں کو ہم صحیح معنوں میں کچھ دے سکیں اس امید سے تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں ہے میں نواب صاحب کو ایک مرتبہ پھر اپنی طرف سے اپنی پارٹی کی طرف سے تہہ دل سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اور یہ امید کرتا ہوں کہ اس ایوان میں جمہوریت کی پاسداری کرتے ہوئے اپوزیشن کو ساتھ لیتے ہوئے اپنے ساتھیوں کو اعتماد میں لیتے ہوئے ایک ایسی فضا پیدا ہوگی جس میں امن ہو جس میں ترقی ہو جس میں سب کی بھلائی ہو ایک دفعہ پھر میں نواب صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ شکریہ ۔

ملک سرور خان کاکڑ۔ جناب اسپیکر میں آپکا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ آج کا دن بلوچستان اور اس کے عوام کے لئے ایک بہت بڑا اہم دن ہے۔ آج بلوچستان کے تمام منتخب اراکین جو اپنے علاقوں سے منتخب ہو کر اس ہاؤس میں بیٹھے ہیں۔ ان سے بلوچستان کے عوام کے بہت بڑے توقعات وابستہ ہیے۔ خدا کرے کہ ہم بلوچستان کے عوام کے توقعات پر پورے اتریں اور صوبے میں ایک صاف ستھری جمہوریت کو فروغ دیں۔ میں موجودہ غیر جانبدارانہ الیکشن کا سہرا صوبائی انتظامیہ اور افواج پاکستان کو دیتا ہوں۔ یہاں ہمارے ایک دوست صادق عمرانی نے کچھ باتیں کی ہیں ان کو یاد دلاتا ہوں کہ ۱۹۹۰ میں جو ممبر منتخب ہوئے تھے ان میں سے اکثریت پھر کامیاب ہو کر آئے ہیں۔

میر محمد صادق عمرانی۔ سرور صاحب آپ بتائیں ہمارے ساتھ کیا ہوا۔ ۱۹۹۰ کے الیکشن میں ؟

جناب اسپیکر۔ صادق صاحب آپ تشریف رکھیں۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ۔ صادق صاحب یہ تو الیکشن میں ہوتے ہیں ایک آدھ سیٹوں پر جھگڑے ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن جہاں تک عام الیکشن کا تعلق ہے۔ میں یقین سے کہتا ہوں کہ ۱۹۹۰ کے الیکشن بھی غیر جانبدار ہوئے تھے۔ کیونکہ آج کے رزلٹ سے یہ واضح ہے پہلے تو میں اپنے ڈسٹرکٹ پشین کی بات کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر۔ سرور خان صاحب اگر آپ اصل موضوع پر بات کریں تو بہتر ہوگا۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ۔ جناب اسپیکر۔ جمہوریت کے پودے کو موجودہ الیکشن کے بعد فروغ ملے گا۔ کیونکہ ملک کے تمام سیاسی پارٹیاں اس رزلٹ کو قبول کرتے ہیں۔ اور توقع کی جاتی ہے نو منتخب اراکین عوام کی خدمت کریں گے۔ اور ہمارے قائد ایوان جو ایک پرانا پارلیمنٹرین ہے اور اس نے بڑی ہوشیاری سے ایک آزاد رکن ہوتے ہوئے اس ایوان کا اعتماد حاصل کیا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ایک منجھا ہوا سیاست دان ہے اور تھوڑے ہی عرصے میں یعنی صرف دو تین دن میں اپنے کو اس ہاؤس کا قائد بنایا۔ اور میری ذاتی خواہش بھی یہی کہ صوبے کے مفاد میں کوئی ایسا شخص وزیر اعلیٰ بنیں جو لسانی تعصب سے پاک ہو۔ اور امید رکھتا ہوں کہ مگسی صاحب صوبے کو ترقی کی راہ پر گامزن کریں گے۔ شکریہ

جناب اسپیکر۔ ڈاکٹر عبدالمالک صاحب۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔ جناب اسپیکر میں جناب ذوالفقار مگسی صاحب کو وزیر اعلیٰ بلوچستان منتخب ہونے پر اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی کی طرف سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ساتھ ساتھ اختر مینگل کا انتہائی مشکور ہوں کہ ہم سب نے ملکر بلوچستان میں جمہوری کلچر کو فروغ دینے کے لئے جمہوری انداز اختیار کیا اور انشاء اللہ ہم سب ملکر اس کو مزید فروغ دیں گے۔ اور معاشرے میں منفی رجحانات کو رد کریں گے۔ جناب اسپیکر بدقسمتی سے شروع دن سے اس ملک میں جمہوریت ایک جلتی بجھتی دیا کی مانند کبھی آٹھویں ترمیم کی تیز ہواؤں کی زد میں آجاتی ہے۔ اور کبھی محلاتی سازشوں کا شکار ہوتی چلی آرہی ہے۔ لیکن اس ملک کے جمہوریت پسند عوام نے ہمیشہ ظلم جبر مارشلاء کے خلاف جدوجہد کی ہے۔ اور آج کے اس جمہوری فضاء کو برقرار رکھنے میں بے شمار سیاسی ورکروں نے قربانیاں دی ہیں۔ ہم یقیناً ان کی قربانیوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے۔ میں جناب چیف منسٹر اور اپوزیشن سے عرض کرتا ہوں کہ تاریخ نے ہم پر بھاری ذمہ داری عائد کی ہے ہم سب ملکر بلوچستان سے غربت افلاس بے روزگاری اور کرپشن کا خاتمہ کریں گے۔ اور یہاں ایک پرامن فضاء قائم کریں گے۔

چاہے ہم اپوزیشن میں ہوں یا اقتدار میں ہم سب کو بلوچستان کی تعمیر کرنی ہے اور بلوچستان میں منفی رجحانات
ہے ان کو ختم کرنے کے لئے از سر نو تجزیہ کریں اور اپنی ہدف کا تعین کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج کے دور کا
تقاضا ہے چاہے ملکی ہو یا بین الاقوامی۔ آج کا تقاضا یہی ہے کہ ہم جمہوری کلچر کو فروغ دیں ایک دوسرے
پر تنقید کا حوصلہ اپنے آپ میں پیدا کریں اگر ہم اس پارلیمنٹ کو مثبت رویوں سے نیک نیتی سے چلائیں گے
یقیناً ہم بلوچستان کو کچھ دیں گے۔ اگر ہم ایک دوسرے کو دبانے کی کوششیں کریں گے یقیناً اس کے اثرات
بلوچستان پر منفی پڑیں گے۔ میری تمام دوستوں سے درخواست ہوگی خاص کر جناب مگسی سے ہم سب کچھ ہیں تو
اس عوام کی بدولت اور اس عوام کی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتیں صرف کرنی چاہئیں۔ شکریہ

میر جام محمد یوسف۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ محترم جناب اسپیکر صاحب۔
میں اپنی طرف سے جناب ذوالفقار مگسی کا اور ساتھ ہی میں اس ایوان کا جو آج احسن طریقے سے ایک
جمہوری روایات کو مدنظر رکھتے ہوئے الیکشن میں حصہ لیا اور جس طرح کامیابی آپ کو عطا کی میں اپنی طرف سے
اور دوستوں کی طرف سے اور خصوصی ایک ایسے علاقے سے جہاں پسماندگی اور غربت اور دیگر تمام ایسے علاقائی
مسائل ہیں جو آج بھی اس قوم کے لوگ اس وطن عزیز کے لوگ آپ سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ آئندہ جو ڈیولپمنٹ
سٹرکچر ہے اس ملک کا اور اس بلوچستان کا اس کو احسن طریقے سے جہاں لوگوں کی ضروریات ہے اس کو پوری
توقع کیا تھا اور ایک ایسے معاشرے کو جنم دے جہاں لوگ فخر سے کہہ سکیں جو یہ نمائندے ہیں آج منتخب
ہوئے ہیں لوگوں کے کام کر سکیں یہ حقیقت ہے کہ جہاں تک یہ ڈیموکریٹک سوسائٹی جو اس وقت
وجود میں ہے اور پولیٹیکل ڈیفرنسز اور انڈیفرنسز نہ صرف بلوچستان میں بلکہ پاکستان میں آپ دیکھیں گے
کہ پاکستان میں آج بھی پولیٹیکل انوالو political involve ہے لیکن یہ حقیقت ہے کہ اس کو قریب تر قریب لانے کیلئے
بھی یہی معزز رکن جو آج منتخب ہوئے ہیں وہ ہی بلوچستان کیلئے خدمت کر سکتے ہیں میں یہ ضروری سمجھتا ہوں
کہ ایک ملک اور اس کا پسماندہ صوبہ جسے بلوچستان کہا جاتا ہے ہر پیمانے سے اگر ناپا جائے اسے دیکھا جائے
بڑا وسیع علاقہ جہاں نہ صرف بلوچستان خود اپنے ریسورسز سے اسے پورا کر سکتا ہے بلکہ اس میں ہم متحد ہو کر معزز

رکن جو آج اپنے وطن عزیز کیلئے باتیں کرتے ہیں اس میں ایک ہو کر کے اس ملک کی خدمت کر سکتے ہیں اگر صرف سیاسی کشمکش ہے اگر ہم رہ چکے تو میں ضرور کہوں گا کہ شاید یہ ملک آگے ہی بڑھ سکے اسمیں اپوزیشن کی کنسٹرکٹیو تنقید لازمی ہونی چاہیئے پھر اسے ہم اچھی طرح سن لیں کہ یہ کوشش کرے اور مجھے یہ توقع ہے کہ جسطرح مگسی صاحب اس پروانشل اسمبلی میں رہ چکے ہیں اور اسے کافی تجربہ ہوگا اس پارلیمنٹرین پر یکٹس کے اندر اور مجھے یہ توقع بھی ہے نہ صرف یہاں رکن اسمبلی سے بلکہ بلوچستان میں رہنے والے تمام لوگوں سے اور یہ توقع رکھتے ہیں کہ اس وطن عزیز کیلئے اور بلوچستان کیلئے جو ہر قوم بسنے والی ہے جہاں ان لوگوں کو آسان طریقے سے ان کی رسائی ہونی چاہیئے نہ صرف Political facilities پولیٹیکل فیسلٹیز ہونی چاہیئے جہاں ایک فرد بلوچستان کا آسان طریقے سے اپنا کام کرا سکے جسمیں پریشر نہ ہو جس پر زور نہ ہو جس پر پولیٹیکل دباؤ نہ ہو اور احسن طریقے سے وہ اپنے پولیٹیکل طریقے سے لوگوں کو متوجہ کر سکتے ہیں میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ بہت ہی بڑا دن ہے بلوچستان کے لئے اور ایک طرف جب ہم ملک کی بات کرتے ہیں یہ ملک ایک مقصد کیلئے بنا تھا اسلام کیلئے بنا تھا جس میں ہر فرد کو چاہیئے کہ آگے بڑھ کر حصہ لیں تاکہ آئندہ کی نسلیں فخر سے یہ کہہ سکیں کہ یہ لوگ جو چاہتے تھے ایسے نظام ملک کے اندر نافذ ہو جس سے سارا پاکستان اور بلوچستان فخر سے کہہ سکیں کہ یہ جو نمائندے آج جو کامیاب ہوئے ہیں یہ نہ صرف اپنے ذات کیلئے تھے بلکہ پاکستان اور بلوچستان کیلئے منتخب ہوئے ہیں اور انہیں بھی احساس ہونا چاہیئے میں آخر میں اپنی طرف سے اور پارٹی کی طرف سے جناب مگسی صاحب کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ ہم ہر مثبت طریقے سے آپ سے تعاون کریں گے جہاں لوگوں کے مسائل ہو جہاں لوگوں کے ضروریات ہو اس کو ضرور ہم اس اسمبلی کے فلور پر بات کریں گے اور تنقید بھی کریں گے اور یہ اخلاقی فرض ہے ہر منتخب نمائندے کا کہ اپنے جو فرائض منصبی اس ایڈمنسٹریشن کے ایگزیکٹو executive سنبھال لیں ان کو نشاندھی کرائی جائے جو آج کے دور میں بسنے والے لوگ ہے ان کو کیا چیز کی ضرورت ہے شکریہ

نوابزادہ محمد سلیم اکبر بگٹی۔ جناب اسپیکر صاحب میں ذوالفقار علی مگسی صاحب

کو چیف منسٹر کے منصب پہ آنے پر مبارکباد دیتا ہوں اور میں ان سے امید کرتا ہوں کہ ان کو اولین ترجیح بلوچستان کے حقوق کا تحفظ کرنا ہے اور امن وامان پر زیادہ توجہ دیں۔ شکریہ

مولانا عبدالباری۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

جناب اسپیکر صاحب میں اپنے رفقاء اور اپنی پارٹی جمعیت علماء اسلام کیطرف سے نو منتخب وزیر اعلیٰ ذوالفقار مگسی صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اس حوالے سے کہ جمعیت علماء اسلام اسمبلی کے فلور پر یہ اعلان کرنا چاہتے ہیں کہ ہم نے حزب اختلاف کا فیصلہ کر لیا ہے لیکن ہمارا اختلاف برائے اختلاف نہیں ہوتا ہے بلکہ ہمارا اختلاف تعمیری انداز میں ہوتا ہے جمعیت علماء اسلام کی سیاست کا ہمیشہ یہی شیوہ رہا ہے کہ جائز کاموں میں ہم ضرور امداد کریں گے اور ناجائز کاموں میں ہم مخالفت اور بھرپور ڈٹ کر مقابلہ کریں گے۔ اور میں نو منتخب وزیر اعلیٰ کے علم میں چند چیزیں لانا چاہتا ہوں کہ یہاں پر قومیتوں کے حقوق کی بات ہو رہی ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہم بھی قوموں کے حقوق کے منکر نہیں ہیں لیکن صرف ایک بات کی وضاحت کرنا چاہتے ہیں کہ قومیتوں کے حقوق کا پیمانہ مسلمان مملکت میں صرف اسلام ہے اسی وجہ سے ہم اسمبلی کے اندر اور باہر اسلامائزیشن کی بات کر رہے ہیں اور آپ کو تاریخ کے حوالے سے یاد ہوگا کہ برصغیر کے مسلمانوں نے اس حوالے سے قربانیاں دی تاکہ مسلمانوں کا ایک علیحدہ تشخص ہو اور مسلمانوں کا علیحدہ اسلامی تہذیب ہو اور پاکستان کا اساسی نظریہ اسلامی نظریہ ہے اور مسلمانوں کا ایک علیحدہ نظام ہو اسلامی نظام اور اسلامی نظریہ کے تحفظ کیلئے اور اسلامی ثقافت اور اسلامی تہذیب کی ترویج کیلئے اور اسلامی نظام کے تنفیذ کیلئے کوشش کرتے رہیں گے پاکستان کے قرارداد و مقاصد کے حوالے سے اور پاکستان کے آئین کے حوالے سے کہ پاکستان کا سرکاری مذہب اسلام ہے ان تین حوالہ جات کے حوالے سے ہماری سیاست کی بنیاد ہے اسلامی نظریہ اور اسلامی نظام اللہ تعالیٰ ہمارے نو منتخب وزیر اعلیٰ کو توفیق فرمائیں کہ وہ اس پسماندہ صوبے میں جو کل ملک کے حوالے سے ۴۵ فیصد رقبہ ہے وہ حق کی تعیین اور حق کا معیار اسلامائزیشن کیلئے کچھ کام کرے اور ان کے ساتھ ساتھ ہمارے صوبے کا جو حق ہے مرکز پہ ہم یہ جانتے ہیں کہ دفاع، خارجہ پالیسی

کرنسی اور مواصلات کے سوا باقی تمام چیزوں پہ صوبے کا کنٹرول اور اختیار ہونا چاہیئے۔ یہ افسوس کی بات ہے کہ ہماری گیس رائلٹی بلوچستان میں سب سے بہترین معدنیات گیس ہے۔

جناب اسپیکر۔ مولانا صاحب اگر اس کو خیر مقدمی کلمات تک محدود رکھیں تو آپ کا احسان ہوگا۔

مولانا عبدالباری۔ جناب اسپیکر! دومنٹ میں ایک دو ضروری چیزیں آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں گیس رائلٹی میں نے جہاں تک اندازہ لگایا ہے فی مکعب فٹ کی قیمت پانچ روپے ہے اور صوبہ سندھ سے جو گیس نکلتا ہے اس کا فی مکعب فٹ کی قیمت بائیس روپے ہے۔

اور دوسری بات یہاں پر فی مکعب پانچ روپے کی قیمت کے حوالے سے ہمارے صوبے کا گیس رائلٹی بنتا ہے بائیس یا تیس ارب روپے ہے لیکن ہمیں جو مل رہا ہے وہ صرف چھ ارب ہے ڈویلپمنٹ کے حوالے سے ہمارا اکثر بجٹ پرسنٹیج اور کمیشن پر جارہا ہے اور نان ڈویلپمنٹ کے حوالے سے جاری رقم ہمارے اخراجات غلط اشیاء پر خرچ ہورہی ہیں امن وامان کے حوالے سے اسلحہ کی کلچر اسلحہ کی نمائش ختم ہونی چاہیئے۔ حق اور انصاف کے حوالے سے کیبنٹ میں ایسے فیصلے ہونے چاہئیں جو جانبدارانہ ہوں لہذا آخر میں میں جمعیت العلمائے اسلام کی طرف سے نومنتخب وزیر اعلیٰ کو جائز کاموں میں پوری تعاون کی یقین دھانی دیتا ہوں اور ناجائز کاموں میں ہم اسمبلی کے اندر اور اسمبلی کے باہر بھرپور مخالفت کریں گے۔

جناب اسپیکر۔ شکریہ۔ ارجن داس بگٹی صاحب ویسے تو آپکی پارٹی نے اپنی نمائندگی کردی ہے اگر آپ...

مسٹر ارجن داس بگٹی۔ جی ہاں یہ تو بالکل آداب مجھے ملحوظ نظر ہیں لیکن میں چاہتا ہوں

کہ میں اپنے اس ہندو برادری کی طرف سے جنہوں نے یہ مجھے اعزاز تفویض کیا ہے میں اس کی طرف سے بھی کچھ بولوں۔

جناب اسپیکر - تمام اقلیتوں کی طرف سے کریں۔

مسٹر ارجن داس بگٹی - نہیں جی۔ اس میں میرے خیال میں یہ سارے ہمارے نمائندے بیٹھے ہوئے ہیں جناب اسپیکر صاحب میں سب سے پہلے جناب ذوالفقار علی مگسی صاحب کو قائد ایوان منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ گوکہ ہماری پارٹی کے سربراہ مبارکباد پیش کر دی تھی ساتھ ساتھ جناب اسپیکر! میرے لئے یہ امر بھی باعث اطمینان ہے کہ نگران حکومت کو انتخابات کے آزادانہ اور منصفانہ انعقاد کے سلسلے میں جو اہم ذمہ داری اُن کو سونپی گئی تھی خدا کے فضل وکرم سے وہ قومی مشن کی تکمیل میں کامیاب ہوئے ہیں۔ پورے ملک کے انتخابات میں پرامن اور منظم انعقاد سے انتخابات پر میں انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ جناب اسپیکر صاحب مجھے بلوچستان کی ہندو برادری معزز پنچائیتوں نے چوتھی بار منتخب کر کے بھاری ذمہ داری میرے کندھوں پر ڈالی ہے میں ان کے سب کے تعاون اور معاونت کا بھی اس مقدس ایوان کے حوالے سے شکر گذار ہوں اپنے مسائل کے حوالے سے جو توقعات انہوں نے مجھ سے وابستہ کی ہیں خدا کرے میں اس سرزمین اور اس دھرتی کی خدمت کے ساتھ ساتھ ملک اور قوم اور صوبے کی ترقی اور خوشحالی کے لئے اور اپنی ہندو اقلیت برادری کے لئے شب وروز کوششوں میں کامیاب ہوسکوں۔ جناب اسپیکر صاحب قائد ایوان کی خدمت میں میں یہ بات کہتے ہوئے حق بجانب ہوں گا کہ درمیانی مدت میں جو ہمارے جمہوری تقاضے تھے کسی حد تک نگران حکومت نے وہ صحیح کوششوں میں کامیاب رہے ہیں۔ لیکن جتنے ان کے وسائل تھے میں اپنی ہندو برادری سے ان مناظر اور مندروں کے جو گذشتہ ماضی قریب میں نقصانات ہوئے تھے ان کی تعمیر کا کام بھی اس دورانیے میں رک گئے تھے میں آپکی خدمت میں یہ گذارش کروں گا کہ یقیناً ہم

نے بھی اس ملک کی اور اس ملک پاک کی مٹی سے جنم لیا ہے میری امیدیں آپ سے وابستہ ہیں کہ جتنے بھی کام رکے ہوئے ہیں آپ باقی صوبے کے تمام ترقی نمائندگی کے ساتھ ساتھ اس بات کو بھی ترجیح میں رکھیں گے کہ جہاں جہاں کام رک گئے ہیں یا جہاں جہاں فنڈز کی ریلیزنگ realsing نہیں ہوئی ہے آپ ازراہ کرم اس بات کی طرف بھی توجہ دیں گے یقیناً اس سرزمین ملک پاک کے ہم بھی سپوت ہیں۔ ہماری تمام تر وفاداریاں ہماری تمام تر نیک کام ہائے اور تمام تر نیک دعائیں اس ملک اور خطے اور اس صوبے کے ساتھ وابستہ ہیں۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر۔ سردار ثناء اللہ زہری صاحب۔

سردار ثناء اللہ زہری۔ جناب اسپیکر ! میں اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی کی طرف سے اپنے نظربند وزیراعلیٰ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کیونکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جس عہدے پر آج ذوالفقار علی مگسی صاحب پہنچے ہیں وہ اس کے حق دار ہیں اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ بلوچستان کے حقوق اور بلوچستان کے دیگر مسائل میں ذوالفقار علی مگسی سے بہتر آدمی کوئی نہیں ہوگا۔ جناب اسپیکر صاحب ذوالفقار علی مگسی صاحب ایک پڑھے لکھے اور مخلص اور دیانتدار شخص ہیں ہمیں ان سے جو ہم نے توقعات وابستہ کر رہے ہیں ہماری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اسی توقعات پر پورا اتریں گے گو کہ پچھلی دفعہ وزیراعلیٰ بنے تھے اس کو میری خوش قسمتی سمجھیں یا بدقسمتی سمجھیں میں تو اپنی خوش قسمتی سمجھتا ہوں کہ میں پچھلی دفعہ بچاس دن کا ٹینور teaure تھا ان کا اس میں میں ان کی کیبنٹ میں شامل ہوا تھا لیکن بازار کی باتیں شکار کی باتیں جو تھیں وہ سن کر ہمارا جو دل تھا وہ باغ باغ ہو جاتا کیونکہ پچھلا دفعہ جس طرح ذوالفقار علی مگسی صاحب نے بلوچستان سے کرپشن فحاشی اور لعنت کو ختم کرنے کا تہیہ کیا ہوا تھا تو اس کو بچاس دن کی ٹینور میں انہوں نے ادھورا چھوڑ دیا تھا اب ہماری ان سے یہ توقع ہے کہ وہ ان چیزوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچا کر یہاں سے جائیں گے

جناب اسپیکر ! بہت سے لوگوں نے کلی الیکشن پر بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا ہمارے آنریبل ممبر صاحبان نے پچھلے جو ۱۹۹۰ کے الیکشن تھے اس میں گو کہ کچھ گھپلے ہوئے بہرحال بہت سی جگہوں پر جہاں ہمارے کچھ دوست جو گلے شکوے کر رہے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ ان کے گلے شکوے جائز ہیں لیکن جو ٹوٹلی سو فی صد اگر کہا جائے تو ۹۰٪ میں دھاندلی ہوئی ہے تو میں اس کی مخالفت کروں گا.

جناب اسپیکر! چیف آف آرمی سٹاف اور آرمی کے جوانوں کو شفاف صاف اور غیر جانبدارانہ الیکشن کروانے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں.

جناب اسپیکر ! ہمارے مسائل زیادہ اور وسائل کم ہیں۔ ڈیویلپمنٹ سائیڈ کو لے لیں۔ یا دیگر اور مسائل کو لیں۔ تو ہمارے جو بھی مسائل ہیں اس میں آٹے میں نمک کے برابر ہیں۔ جسطرح مولانا عبدالباری صاحب نے کہا ہماری جو گیس رائلٹی بنتی ہے یا جو گیس ہمارے بلوچستان کا حق ہے وہ بلوچستان کو ملنا چاہیئے۔ وہ انہوں نے بائیس (۲۲) ارب روپے بتایا ہے تو یہ اچھی بات ہے کہ ہمیں جتنے زیادہ سے زیادہ پیسے ملیں گے اتنی ہی ہمارے صوبے میں ڈویلپمنٹ development ہوگی۔ میں اپنے منتخب وزیر اعلیٰ صاحب سے یہی توقع رکھوں گا کہ جب بھی این ایف سی کا ایوارڈ ہو یا سی سی آئی کی میٹنگ ہو وہ بلوچستان کے مسائل کو بھرپور انداز میں اٹھائیں گے۔ اور ہم ان سے توقع رکھتے ہیں ان کے ساتھ ہونگے۔ میرے کہنے کا یہ مطلب نہیں تھا کہ ہم بالکل مرکز کے ساتھ اپنے تعلقات خراب کریں گے۔ ہم اس چیز کے حق میں نہیں ہیں۔ اور ہم انشاء اللہ اپنے وزیر اعلیٰ صاحب سے بھی یہی توقع رکھتے ہیں مرکز میں پرائم منسٹر صاحبہ ہمارے لئے الیکٹ ہوئی ہیں۔ ان سے بھی وہ اپنے تعلقات صحیح رکھیں گے ویسے بھی ان میں شعور ہے وہ نیوٹرل neutrual آدمی ہیں۔ نیوٹرل neutrual وزیر اعلیٰ کی حیثیت سے کام کریں گے۔ لیکن جہاں تک بلوچستان کے حقوق کی بات ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ بلوچستان کے حقوق کیلئے ہم نے چالیس پینتالیس (۴۰-۴۵) سال تک انتظار کیا۔ گو کہ ہمیں ہمارے کچھ حقوق ملے اور کچھ نہ ملے لیکن اس مرتبہ ہماری خوش قسمتی یہ ہے کہ تمام اسمبلی میں ہمارے ینگسٹر جوان لوگ آئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ دو تین آدمیوں کے علاوہ اگر میں انہیں بزرگ کہوں تو وہ شاید maind

مائینڈ کر جائیں۔ بہرحال ہمارے دو تین دوستوں کے علاوہ باقی سب ینگسٹر ہیں۔ اور ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب بھی ہمارے اس ینگسٹر گروپ سے تعلق رکھتے ہیں۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ بلوچستان کے عوام نے بلوچستان کی مخلوق نے ہمارے کاندھوں پر بہت بھاری ذمہ داری عائد کر دی ہے۔ ہماری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس امتحان میں سرخرو کرے تاکہ جب آئندہ ہم اپنے عوام کے پاس جائیں تو سرخرو ہو کر جائیں۔ جناب اسپیکر! ۔۔۔۔

جناب اسپیکر۔ جناب سردار صاحب اوتھ ٹیکنگ سرمنی oath taking ceremany بھی ہوگی اگر آپ اپنی تقریر مختصر کریں کیونکہ قائد ایوان بھی خطاب کریں گے۔

سردار ثناء اللہ خان زہری۔ تو جناب اسپیکر! ایک مرتبہ پھر اپنی طرف سے ہمیں ابھی دو تین مہینے ہو گئے ہیں۔ اس ینگسٹر وزیر اعلیٰ کو ایک مرتبہ پھر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور چیف سیکرٹری صاحب سے گذارش کرتا ہوں کہ وہ ایک نوٹیفکیشن تو آج جاری کریں۔ تاکہ ان کی نظر بندی ختم ہو تاکہ ہم کل زیارت تو جا سکیں۔ تھینکیو جی Thank you شکریہ

جناب اسپیکر۔ جناب محمد اختر مینگل صاحب۔ وہ اپنی پارٹی کی طرف سے نمائندگی کریں۔ ان کے علاوہ اگر کوئی آزاد رکن بات کرنا چاہیے۔ محمد اختر مینگل صاحب۔

سردار محمد اختر مینگل۔ جناب اسپیکر! سب سے پہلے تو میں وزارت اعلیٰ پر فائز ہونے والے کو رفیق کہوں دوست کہوں مدمقابل کہوں بہرحال ان کو میں دل کی گہرائیوں سے مبارکباد دیتا ہوں اپنی طرف سے اپنی پارٹی بلوچستان نیشنل موومنٹ کی طرف سے اور ان حضرات کو بھی مبارکباد دونگا جو آج کی کامیابی کے سہرے کے حق دار ہیں۔ ان حضرات کو بھی دل کی گہرائیوں سے مبارکباد دونگا۔

جمہوریت کے جس طریقہ سے آج اس وزارت اعلیٰ کا الیکشن منعقد کیا گیا - اس سلسلہ میں جناب اسپیکر آپ کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرونگا - اور ان دوستوں کا بھی شکریہ ادا کرونگا جنہوں نے اپنے قیمتی ووٹ سے مجھ جیسے ناچیز کو نوازا - (تالیاں)

جناب اسپیکر۔ وزیٹرز گیلری میں بیٹھے ہوئے مہمان گرامی سے گذارش ہے کہ وہ تالیاں نہ بجائیں -

سردار محمد اختر مینگل۔ تو میں شکریہ ادا کروں گا بلوچستان کے وزیراعلیٰ جناب ذوالفقار علی مگسی کا - کہ انہوں نے ایک جمہوری انداز میں وزارت اعلیٰ کے الیکشن میں مجھے شکست دے کر ہمیں ایک سیاسی فتح سے نوازا ہے - میں ان کا بھی شکریہ ادا کروں گا جیسا کہ کل کی تقریر میں ڈاکٹر عبدالمالک نے کہا تھا کہ ایسا ہوتا رہتا ہے - یہ پارلیمنٹری روایت ہے - ہم بھی اس روایت کو قبول کرتے ہیں - شعر یاد آیا - گرتے ہیں شہسوار ہی میدان جنگ میں

وہ طفل کیا گرے گا جو گھٹنوں کے بل چلے

ہمیں نوابزادہ ذوالفقار علی مگسی کی کامیابی قبول ہے - ہم اپنی شکست کو تسلیم کرتے ہیں - (ڈیسک بجائے گئے) جیسا کہ ہم لوگ یا اس ایوان میں بیٹھے ہوئے لوگ ممبران ایک جمہوری طریقہ سے انتخابات میں حصہ لینے کے بعد کامیابی کے بعد یہاں پر موجود ہیں - اور اس کے بعد اس جمہوری طریقہ کار کو اختیار کرتے ہوئے اسپیکر، ڈپٹی اسپیکر اور آج وزارت اعلیٰ کا الیکشن عمل میں لایا گیا - ہم امید رکھتے ہیں اس ایوان سے جناب اسپیکر صاحب آپ سے اور منتخب ہونے والے ہمارے وزیراعلیٰ سے اپنی جمہوری روایات کو برقرار رکھتے ہوئے - ہم اس ایوان کو آگے چلائیں گے - بلوچستان کی تاریخ میں آج کے اس ایوان کا نام آج کے اس ایوان کی کارروائیاں سنہرے الفاظوں میں لکھی جائیں گی - اگر تاریخ کی کتابوں میں ایوان کے اس عمل کو یا اس میں پیش کئے گئے ان قوانین کو غلط کیا گیا یا ضائع کیا گیا تو اس کے ذمہ دار آج کے اس ایوان میں موجود ہم ممبران ہوں گے - بلوچستان کے حقوق جو آج سے پینتالیس سال سے غصب

کئے گئے ہیں۔ اپوزیشن میں بیٹھے ہوئے یا ٹریژری بنچوں پر بیٹھے ہوئے ممبران سے ہماری یہی توقع رہے گی ۔ ان حقوق کو حاصل کرنے کے لئے ہماری مشترکہ جدوجہد ہونی چاہیئے۔ ہماری مشترکہ سوچ ہونی چاہیئے ۔ بلوچستان کے حقوق آج سے ۴۵ سال قبل غصب کئے گئے ہیں۔ اپوزیشن میں بیٹھے ہوئے یا ٹریژری بنچز پر بیٹھے ہوئے ہماری ممبران سے یہ توقع رہے گی کہ ان حقوق کو حاصل کرنے کیلئے ہماری مشترکہ جدوجہد ہونی چاہیئے ۔ ہماری مشترکہ سوچ ہونی چاہیئے اگر ان حقوق کو حاصل کرنے میں ہمارے ٹریژری بنچ کے دوست آگے رہے تو ہمارا تعاون ان کے ساتھ ہوگا۔ (ڈیسک بجائے گئے)

اگر ان حقوق کو حاصل کرنے میں کوئی کوتاہی رہی تو ہمارا کردار اپوزیشن میں رہا ہے اور رہے گا کیونکہ اگر اکثر عرصہ ہم لوگوں نے اپوزیشن میں گذارا ہے لیکن آج کچھ شوق چڑھ گیا تھا دوسروں کو دیکھ کر کہ حکومت میں بھی جائیں لیکن ذوالفقار علی مگسی نے ہمارا یہ شوق بھی پورا نہ ہونے دیا ۔ میں آخر میں پھر جناب ذوالفقار علی مگسی صاحب کو مبارکباد دوں گا اور مبارکباد دونگا قومی تحریک کے قربانی دینے والے ان اشخاص کو کہ ان کی قربانیاں آج رائیگاں نہیں گئیں ۔

جناب اسپیکر۔ اب میں نواب ذوالفقار علی مگسی صاحب کو کہ وہ خطاب کریں۔

جناب ذوالفقار علی مگسی (قائد ایوان)

سب سے پہلے میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں اور مبارکباد بھی دیتا ہوں اس دن میں ایوان میں نہیں تھا میں چلا گیا تھا میں آپ کو اسپیکر کے عہدے پر فائز ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں میں آج اگر آپ کو سچی بات بتاؤں اور میری عادت بھی رہی ہے ۔ پہلے تو میرا کوئی ارادہ بھی نہیں تھا کہ وزیر اعلیٰ بنوں گا اتفاقاً کسی دوست کے ہاں کھانا تھا۔ اور وہاں پر ہمارے دوستوں نے شاید یہ سمجھا کہ مجھ جیسے ناچیز کو واپس یہ عہدہ جو میں چھوڑ گیا تھا واپس لائیں ۔ ان کی بڑی مہربانی ہے ۔ گو کہ میرے جو پچاس دن تھے عوام کو شاید پسند آئے ہوں۔ ان کی وضاحت تو میں نہیں کرسکتا ہوں

مجھے معلوم بھی ہے۔ بیوروکریسی کو بھی بہت پسند ہوں لیکن ممبر حضرات تھے انہوں نے مجھے سپورٹ کیا تھا وہ میرے سے کافی حد تک ناراض ہو گئے میری سختی یا کوئی میرا ڈسپلن تھا جو کہ شاید ان کو پسند نہ آیا ہو اس لئے ساتھیوں نے جام صاحب کو آگے کیا ہم بھی ان کے ساتھ رہے۔ جام صاحب کی مہربانی کل رات انہوں نے میرے حق میں دستبرداری کا اعلان کیا آج تھوڑی سی محنت کر کے نوابزادہ چنگیز مری نے بھی میرے حق میں دستبرداری کا اعلان کیا۔ باقی جیسے آپ پڑھتے جانتے تھے کہ میں سمجھا باقی بھی دستبردار ہو جائیں گے۔ لیکن اچھا ہے نوجوان آدمی ہے لیکن سردار مینگل صاحب ان کے والد کا بھی بہت اہم کردار اس صوبے میں رہا ہے جیسا کہ نواب خیر بخش مری کا نواب غوث بخش بزنجو کا۔ آج آپ اس اسمبلی کو دیکھیں سردار عطاء اللہ مینگل۔ نواب خیر بخش مری خدا بخشے میر غوث بخش بزنجو صاحب ان کو جن کے پاس اکثریت تھی کس طریقے سے نکال باہر کیا گیا اور خدا کی شان آج پھر دیکھیں ان سب اتنی بڑی شخصیات کے نوجوان پڑھے لکھے تعلیم یافتہ اور اس قوم کی خدمت کا جذبہ رکھنے والے اس اسمبلی میں موجود ہیں میں ان کے ساتھ ساتھ باقی ساتھیوں کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں بسلیم اکبر بگٹی صاحب کا بھی — ثناء اللہ صاحب کا۔ جام صاحب کا۔ اختر مینگل صاحب کا۔ جنگیز خان مری صاحب کا۔ ہمارے پختون خواہ والے ساتھیوں کا جتنے بھی ممبر صاحبان ہیں انہوں نے میرے اوپر اعتماد کیا ہے اور مجھے موقع دیا کہ میں دوبارہ خدمت کر سکوں گو کہ میں سچی بات بتا دوں کہ نواب گزین خان مری صاحب نے جتنا میرا ساتھ دیا ہے شاید آج میں یہاں یہ کہوں شاید میں ان کی وجہ سے وزیر اعلیٰ بھی بنا۔ میں آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ (ڈیسک بجائے گئے)

پالیسی سٹیٹمنٹ دینے کا آج ارادہ نہیں ہے شاید وقت بھی کم ہے آپ کی خدمت کرتے رہیں گے جب تک موقع اللہ تعالیٰ نے دیا۔ شکریہ جناب۔ (ڈیسک بجائے گئے)

جناب اسپیکر۔ سیکرٹری اسمبلی گورنر بلوچستان کا حکم پڑھ کر سنائیں۔

"ORDER."

Mohammad Afzal

In exercuse of the powers conforred on me by clouse (b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973. I. Brigadier S.A. Raheem Durrani, Governor of Balochistan, hereby prorogue the Provincial Assismbly of Balochhistan, on Wednesday the 20th October, 1993 after the Election of the Chief Minister, Balochistan is over.

Sd/-

Brigadier S.A.Raheem Durrani
Governor Balochistan ."

جناب اسپیکر۔ اجلاس کی کارروائی غیر معینہ مدت کے لیے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس ساڑھے سات بجے رات غیر معینہ مدت کیلئے ملتوی ہوگیا)